بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

سُنَّةَ اللّٰہِ الَّتِیۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ ۚۖ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا (الفتح۔۲۴)

یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے بھی گزر چکی اور تو اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائے گا

موعودنشان رحمت یعنی زکی غلام مسیح الزماں (پسر موعود یا مصلح موعود) کی پیدائش کے حوالہ سے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے فرمودہ نو(۹) سالہ معیاد کی حقیقت

قارئین کرام اور قادیانی جماعت کے نام نہاد خلفاء اور علماء سے گذارش ہے کہ موعود زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد کی الہامی بشارتوں کی رُو سے اگرچہ نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب جانتے تھے کہ وہ نہ مثیل مبارک احمد (پسر موعود یعنی مصلح موعود) ہیں اور نہ ہی وہ ہو سکتے ہیں۔ ۱۹۰۸ء میں تقویٰ پر مبنی اُن کا یہی مؤقف تھا اور یہی حقیقت زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات سے ثابت ہوتی ہے۔۔[صادقوں کی رُوشنی کو کون دور کرسکتا ہے؟۔انوارالعلوم جلد ا صفحہ ۱۴۶ تا ۱۵۲۔۔صفحہ ۱۵۶ پر لکھتے ہیں۔۔۔

”اور بیٹے کی نسبت بھی لکھ آیا ہوں کہ حضرت کے الہاموں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اِنکے ہاں نہیں بلکہ آئندہ نسل سے ہوگا اور ایک خاص شان کا ہوگا۔“]

(۲) لیکن بعد ازاں ۱۹۱۴ء میں احمدیہ قیادت پر قبضہ کرنے یا نام نہاد خلیفہ ثانی بننے کے بعد جب بعض خوشامدی مریدوں نے آپکی شہ پر اپنی تحریر وتقریر میں اُنکے متعلق مصلح موعود کے الفاظ لکھنے اور بولنے شروع کردیئے تو اُنہوں (مرزا بشیر الدین محمود احمد) نے بھی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق آہستہ آہستہ اپنا مؤقف بدلنا شروع کردیا۔

(۳) وہ اِس طرح کہ جس عظیم الشان زکی غلام (مثیل مبارک احمد) نے ۱۹۰۸ء میں بقول مرزا بشیر الدین محمود احمد آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونا تھا (انوارالعلوم جلد ا صفحات ۱۴۶ تا ۱۵۲) اِسکی پیدائش کے متعلق اُنہوں نے حضورؑ کے ایک اجتہادی خیال!

(لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ مجموعہ اِشتہارات جلد ا صفحہ ۱۱۷)

کو بنیاد بنا کر آہستہ آہستہ افرادِ جماعت کے آگے یہ جواز پیش کرنا شروع کردیا کہ اُس ”موعود“ نے اِلہامی پیشگوئی کے بعد نو (۹) سال کے اندر پیدا ہونا ہے۔

(۴) اُدھر مُریدوں پر مخلصی کا بھوت سوار تھا اور اُنہوں نے یہ ضرورت ہی نہ محسوس کی کہ کم ازکم حضورؑ کے بیان فرمودہ نو (۹) سالہ معیاد کی زکی غلام کے متعلق اِلہامی بشارتوں کی روشنی میں تھوڑی بہت جانچ پڑتال تو کرلیں۔ افرادِ جماعت کی اس بیجا عقیدت اور لاعلمی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد۔۔ جھوٹے طور پر اپنے آپ کو اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں لے آئے۔ اسی سلسلہ میں قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کی اختتامی تقریر (الموعود) میں وہ اس کا یوں اظہار فرماتے ہیں:۔ وہ لکھتے ہیں۔۔

’’پھر اِشتہارات میں آپ (حضورؑ۔ناقل) نے یہ بھی تحریر فرما دیا تھا کہ ایسا لڑکا بموجب اِلہام اِلٰہی ۹ سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ اِلہام اِلٰہی اُسکی پیدائش کو ۹ سال میں ضروری قرار دیتا ہے۔یہاں اِجتہاد کا کوئی سوال نہیں بلکہ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ الہام ہے کہ وہ لڑکا ۹ سال کے اندر ضرور پیدا ہو جائے گا۔پس تین یا چار سو سال کے بعد اگر کوئی شخص اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ کرے تو بہر حال ایسا شخص ہی اِسکے مصداق ہونے کا اعلان کرسکتا ہے جو پیدا نو (۹) سال میں ہوا ہو لیکن ظاہر تین سو یا چار سو سال کے بعد ہوا ہو کیونکہ الہام اس بات کی تعین کرتا ہے کہ آنیوالے موعود کو بہر حال ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ رفروری ۱۸۹۵ء تک کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جانا چاہیے اس عرصہ کے بعد پیدا ہونیوالا کوئی شخص اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہوسکتا۔‘‘

(الموعود (دسمبر ۱۹۴۴) موجودہ ایڈیشن الاسلام پر انوار العلوم۔جلد ۱۷ صفحات ۵۱۱ تا ۵۱۲)

نو (۹) سالہ معیاد کا دَجَل یا جھانسہ

قارئین کرام:۔اشتہار ۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء میں حضور علیہ السلام اِرشاد فرماتے ہیں:۔۔

’’لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔بہر حال اس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔‘‘

۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ رفروری ۱۸۹۵ء تک کا عرصہ نو سال بنتا ہے۔نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب دسمبر ۱۹۴۴ء میں بوقت جھوٹے دعویٰ مصلح موعود حضورؑ کے مذکورہ بالا بیان کی طرف یہ دو (۲) باتیں منسوب کرتے ہیں۔

(اولاً) وہ حضورؑ کے اس نو (۹) سالہ بیان کو اِلہام اِلٰہی قرار دیتے ہیں۔

(ثانیاً) اُنکے یعنی نام نہاد خلیفہ ثانی کے مطابق نو (۹) سالہ معیاد یعنی ۲۰ رفروری ۱۸۹۵ء تک پیدا ہونے والا وجود ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوسکتا ہے نہ کہ اس معیاد کے بعد پیدا ہونیوالا۔

واضح رہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ سے دو مبشر وجودوں کا وعدہ فرمایا تھا۔(۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا (۲) ایک زکی غلام۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ’’وجیہہ اور پاک لڑکے‘‘ کے متعلق تو یہ وضاحت فرمادی تھی کہ۔۔۔’’وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔‘‘

لیکن زکی غلام (پسر موعود یعنی مصلح موعود) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا تھا جیسا کہ لڑکے کے متعلق فرمایا تھا۔جسمانی لڑکے کے متعلق تو یہ بات اٹل تھی کہ اُس نے حضورؑ کے گھر میں پیدا ہونا تھا خواہ وہ نو (۹) سال کے عرصہ میں پیدا ہوتا یا نو (۹) سال کے بعد پیدا ہوتا۔

واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ’’وجیہہ اور پاک لڑکا‘‘ بشیر احمد اوّل تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مخفی حکمت کے تحت اس لڑکے کو وفات دے کر آگے اُس کے مثیل کی بشارت دے دی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ ملہم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔۔۔

(الف)''اور خدا تعالیٰ نے اِس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۱۔ مجموعہ اِشتہارات جلد ا صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

(ب)''ایک اِلہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۱ بحوالہ مکتوب ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)

(ج)''اِنَّ لِیْ کَانَ اِبْناً صَغِیْرًا وَّ کَانَ اسْمُہٗ بَشِیْرًا فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔ وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰثَرُوْا سُبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْھِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ۔ اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیْكَ تَفَضُّلًا عَلَیْكَ۔'' (سِرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱) (تذکرہ۔ ۱۳۰، ۱۳۱) ترجمہ۔ میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہوگیا۔ اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت الٰہی کے طریق کو اختیار کرلیا ہوا اُنکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے (یعنی اس کا مثیل عطا ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا فرمایا)۔

بعد ازاں بطور مثیل بشیر احمد اوّل جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیدا ہوئے۔ اگر نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب اپنا دعویٰ جسمانی پسر موعود یعنی مثیل بشیر احمد اوّل تک محدود رکھتے تو پھر اُنکا دعویٰ بھی درست ہوتا اور نو (۹) سالہ معیاد کی بات بھی درست ہوتی کیونکہ دونوں بشیروں [بشیر اوّل ۱۷/ اگست ۱۸۸۷ء اور بشیر ثانی ۱۲/ جنوری ۱۸۸۹ء] کی پیدائش نو (۹) سالہ مدت کے درمیان ہوگئی تھی اور دونوں حضورؑ کے جسمانی لڑکے تھے۔

لیکن پریشانی اور افسوس ناک بات یہ ہے۔۔۔ کہ نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب نے جسمانی پسر موعود ہونے کی بجائے روحانی پسر موعود یعنی مصلح موعود (زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد) ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور اس طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب کی مذکورہ بالا دونوں باتیں قطعی طور پر غلط ثابت ہوجاتی ہیں اور اِسکی یہ آٹھ (۸) وجوہات ہیں۔

(۱) واضح رہے کہ حضورؑ کی ''بموجب وعدۂ اِلٰہی'' کے الفاظ سے مراد ''نشان رحمت کے سلسلہ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں کیا گیا وعدۂ الٰہی'' مراد ہے نہ کہ نو (۹) سال کے عرصہ کا وعدہ۔ جیسا کہ الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے سے وعدہ فرماتا ہے کہ۔ ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا''۔ باقی اس زکی غلام کی پیدائش کے متعلق حضورؑ نے نو (۹) سال کے عرصہ کا اجتہاد فرمایا تھا۔ لیکن امر واقع یہ ہے کہ وہ موعود زکی غلام نہ تو آپؑ کا کوئی جسمانی لڑکا تھا اور نہ ہی وہ آپکے گھر میں پیدا ہوا۔ تو پھر نو (۹) سالہ معیاد کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی؟؟؟ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے نو سالہ معیاد کے جھانسے کے متعلق مزید وضاحت درج ذیل ہے۔

(۲) مرزا محمود احمد جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں مکذبین امام مہدی و مسیح موعودؑ کو مثیل مبارک احمد (زکی غلام/ مصلح موعود) کی بشارت کے سلسلہ

میں جواباً فرما رہے تھے کہ۔۔

’’اِن الہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا‘‘۔(انوار العلوم جلد ا صفحہ ۱۵۰)

اب سوال یہ ہے کہ جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرتے وقت اگر خلیفہ ثانی کے مؤقف کے مطابق اس آنیوالے موعود (مثیل مبارک احمد) نے نو (۹) سالہ عرصہ کے اندر پیدا ہونا تھا تو جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں مرزا محمود احمد صاحب نے مکذبین امام مہدی و مسیح موعود کو یہ کیوں نہ بتایا کہ اس موعود (مثیل مبارک احمد یعنی مصلح موعود) نے نو (۹) سالہ مدت یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک پیدا ہونا تھا اور ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو وہ پیدا شدہ میں ہوں؟ لیکن اگر مرزا محمود احمد اُس وقت ایسا کہتے تو اس پر مکذبین یقیناً اعتراض کرتے کہ جناب صاحبزادہ مبارک احمد تو ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اُس کا مثیل ۱۸۹۹ء سے پہلے یعنی ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء میں کیسے پیدا ہوسکتا تھا؟ مثیل مبارک احمد نے تو مبارک احمد کی پیدائش کے بعد پیدا ہونا تھا اور وہ مرزا صاحب کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا۔ اور اگر وہ پیدا ہوا تھا تو خاکسار نام نہاد قادیانی خلفاء اور علماء سے درخواست کرتا ہے کہ ہمیں بتاؤ۔۔۔ **کہ وہ کون تھا؟**

خاکسار یہاں گذارش کرتا ہے کہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں پیشگوئی مصلح موعود کا بھوت ابھی مرزا بشیر الدین محمود احمد پر سوار نہیں ہوا تھا۔ یہ بھوت اُن پر نام نہاد خلیفہ ثانی بننے کے بعد سوار ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں اُنہوں نے بڑی دیانتداری کیساتھ سچی بات کہہ دی تھی کہ اس موعود نے آئندہ کسی زمانے میں جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا ہے۔

(۳) زکی غلام یعنی مصلح موعود کی پیدائش کے سلسلہ میں حضورؑ کے الفاظ ’’لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔‘‘ الہامی نہیں بلکہ اجتہادی تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح حضورؑ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے ساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اجتہاد فرمایا تھا۔ مصلح موعود کی پیدائش کے سلسلہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد (نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب) کا حضورؑ کے اِس ۹ سالہ اِجتہادی بیان کو اِلہامی قرار دینا بھی قطعی طور پر ایک جھوٹ تھا۔

(۴) اگر حضورؑ کے اشتہار ۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء کے الفاظ الہامی ہوتے اور وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں (پسر موعود یعنی مصلح موعود) مرزا بشیر الدین محمود احمد کے رنگ میں ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوچکا ہوتا تو پھر آپ کی پیدائش کے بعد زکی غلام کے متعلق مبشر اِلہامات کبھی نازل نہ ہوتے؟

(۵) اگر بقول نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب یہ نو (۹) سالہ مدت الہامی ہوتی یعنی۔۔(لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اِس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ مجموعہ اِشتہارات جلد ا صفحہ ۱۱۷)

تو پھر نو(۹) سال کے عرصہ(یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء) کے بعد بھی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعودز کی غلام مسیح الزماں کے متعلق الہامی بشارتیں کبھی نازل نہ ہوتیں؟

(۶) اگر بقول نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب یہ نو(۹) سالہ مدت الہامی ہوتی تو پھر حضورؑ اس نو سالہ مدت (یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء) کے بعد ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہونے والے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کبھی قرار نہ دیتے؟؟

(۷) اگر بقول نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب یہ نو(۹) سالہ مدت اِلہامی ہوتی تو حضورؑ کی نرینہ اولاد کے اِنقطاع یعنی ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء کے بعد بھی اس موعودز کی غلام (پسر موعود یعنی مصلح موعود) کی الہامی بشارتیں (اُنہی علامات اور صفات کیساتھ جو کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں درج ہیں) حضورؑ کی وفات تک آپ علیہ السلام پر کبھی نازل نہ ہوتیں؟؟

(۸) زکی غلام (یعنی مثیل مبارک احمد یا مصلح موعود) کے متعلق الہامی بشارتوں کے نزول کا سلسلہ مورخہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے بھی پہلے یعنی ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر مورخہ ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔ قرآن کریم میں بیان فرمودہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق بشارت پہلے ہوتی ہے اور مبشر وجود بشارت کے بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ موسوی مریم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔۔

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ۝" (مریم۔ ۱۷ تا ۲۲)

ترجمہ۔ اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک مشرقی مکان میں چلی گئی۔ پس اُس نے اُنکی طرف سے پردہ کر لیا۔ پھر ہم نے اُسکی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور وہ اُسکے سامنے ایک پورا انسان بن کر ظاہر ہوا۔ اُس (مریم) نے کہا میں تجھ سے یقیناً رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو متقی ہے۔ اُس (فرشتہ) نے کہا میں تو تیرے ربّ کا فرستادہ ہوں تا کہ تجھے ایک پاک اور نیک لڑکا دوں اُس (مریم) نے کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار رہوں۔ اُس (فرشتہ) نے کہا اِسی طرح ہے، تیرا ربّ کہتا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ مریم کی مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ فرشتہ کے ذریعہ حضرت مریم علیہ السلام کو ایک غُلٰمًا زَكِيًّا یعنی ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔ اس زکی غلام کو رَحْمَةً مِّنَّا فرما کر اُسے اپنی رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔ اور اسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلمہ اور اُسی کی بشارت کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ (غلام مسیح الزماں۔ صفحات ۳۲، ۳۳) کو بھی

موسوی مریم کی طرح ایک رحمت کے نشان کی بشارت بخشی تھی۔اور یہ نشان رحمت ہی زکی غلام تھا اور اسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری سورۃ ال عمران کی آیت ۴۶ میں نہ صرف ایک کلمہ قرار دیا بلکہ سورۃ مریم کی طرح الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا اختتام بھی وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا کے الہامی الفاظ پر ہوتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں فرماتا ہے۔خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھکو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ؐ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کیساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔'' (اِشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

زکی غلام مسیح الزماں (پسر موعود یعنی مصلح موعود) کے متعلق الہامی بشارتوں کا نزول ہمیں تین نتائج پر پہنچاتا ہے۔

(الف) زکی غلام یعنی مصلح موعود کی پیدائش کے متعلق حضورؑ کا نو (۹) سالہ خیال آپکا اجتہادی خیال تھا نہ کہ اِلہامی۔

(ب) زکی غلام یا مصلح موعود یا مثیل مبارک احمد (خواہ کوئی بھی نام کہہ لیں) کی الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت یا دائرہ پیشگوئی سے حضورؑ کے تمام جسمانی لڑکے باہر ہوجاتے ہیں اور یہ اِلہامی پیشگوئی (حضورؑ کی رُوحانی اولاد یعنی ذریت یا جماعت) کی طرف منتقل ہوجاتی ہے۔

(ج) زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں مصلح موعود کی پیدائش ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد ہونا قرار پاتی ہے۔

قارئین کرام۔ یہاں آپ سے میرا سوال ہے کہ نام نہاد خلیفہ ثانی صاحب کا مصلح موعود کی پیدائش کے سلسلہ میں حضورؑ کے بیان فرمودہ نو (۹) سال کے عرصہ کو اِلہامی قرار دینا اور ۲۰ رفروری ۱۸۹۵ء کے بعد پیدا ہونے والے کسی بھی احمدی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہوسکتا کیا قطعی طور پر ایک جھوٹ اور دَجل نہیں تھا؟؟؟ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ اس موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود یا مثیل مبارک احمد نے تو اپنی آخری الہامی بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا اور مبعوث ہونا تھا۔۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

کہانی آپ اُلجھی ہے کہ اُلجھائی گئی ہے ‏ ‏ ‏ ‏ یہ عقدہ تب کھلے گا جب تماشا ختم ہوگا

۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے حضورؑ یہ بھی فرماتے ہیں۔۔

(۱) ''اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کرلیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

(۲) ''ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام اِلٰہی پر الزام نہیں۔ ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہوجاتی ہے جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴۔۱۵۵)

(۳) آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔۔ ؎ خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو ‏ ‏ وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

آخر پر خاکسار حضورؑ کے اشتہار ۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء میں کہے گئے نو (۹) سالہ مدت کے حوالہ سے عرض کرتا ہے کہ۔۔

(۱) یہ حضورؑ کا ایک اجتہادی بیان تھا نہ کہ الہامی۔ آپؑ کے اشتہار ۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء میں تحریر فرمودہ ''نو (۹) سالہ مدتی بیان'' کی حیثیت وہی ہے جیسی کہ آپؑ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھنے کی حیثیت ہے۔ موعود زکی غلام نہ تو آپکا جسمانی لڑکا تھا اور نہ ہی وہ آپؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا۔ موعود زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد آپؑ کا روحانی فرزند تھا جس نے اپنی آخری الہامی بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز پر انکشاف فرمایا ہے کہ اے عبدالغفار! وہ موعود زکی غلام، وہ موعود مثیل مبارک احمد (پسر موعود یعنی مصلح موعود) تو ہے۔

(۲) موعودز کی غلام مسیح الزماں (پسر موعود یعنی مصلح موعود) تو آپؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر حضورؑ کے نو (۹) سالہ مدت کے بیان کی کوئی حیثیت ہی باقی نہیں رہتی۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی مدح میں ایک عظیم الشان عربی قصیدہ لکھا ہے۔ اس عربی قصیدہ میں آپؑ فرماتے ہیں۔۔۔ ؎

إِنِّي لَقَدْ أُحْيِيتُ مِنْ إِحْيَائِهِ ۔ وَا هَا لِإِعْجَازٍ فَمَا أَحْيَانِي

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ دَائِماً ۔ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِ

بے شک میں آپ ﷺ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے!

اے میرے ربّ! اپنے نبی ﷺ پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

آج خاکسار بھی اپنے روحانی باپ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اور اپنی روحانی ماں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی مدح میں یہی الفاظ عرض کرتا ہے کہ۔۔۔

إِنِّي لَقَدْ أُحْيِيتُ مِنْ إِحْيَائِهِ ۔ وَا هَا لِإِعْجَازٍ فَمَا أَحْيَانِي

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ دَائِماً ۔ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِ

بے شک میں آپ ﷺ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے!

اے میرے ربّ! اپنے نبی ﷺ پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

خاکسار

مردِ حق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔۔ کیل، جرمنی

موعودز کی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

(موعود محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم)

آزادی سب کیلئے۔۔۔ غلامی کسی کیلئے نہیں

مورخہ ۲۷/ مارچ ۲۰۲۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆